48952 ـ بیوی کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال صدقہ کرنا

سوال

میں ملازمت کرتی ہوں، الحمد للہ میرے پاس بہت مال ہے اور میں اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کی مالی معاونت کرنا چاہتی ہوں، اور مالی تعاون بھی کر سکتی ہوں لیکن میرا خاوند مجھے ان کا مالی تعاون کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے گھر والے (ماں باپ اور بھائی) فقیر و تنگ دست ہیں، اور آپ ان پر خرچ کر سکتی ہیں تو ان پر خرچ کرنا آپ کے لیے واجب ہے، اس سلسلہ میں آپ کے لیے اپنے خاوند کی اطاعت کرنا جائز نہیں کہ خاوند کی بات مان کر ان پر خرچ نہ کریں، بلکہ خرچ کرنا واجب ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (44995) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم:

اگر آپ کا اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں پر خرج نفلی ہے یعنی وہ اس کے محتاج نہیں بلکہ آپ ان کے ساتھ احسان و حسن سلوك چاہتی ہیں تو پھر عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال نفلی طور پر خرچ کرنے میں اختلاف پایا جاتا ہے.

جمہور علماء کرام کہتے ہیں عورت اپنا مال خرچ کرنے سے مت رکے، اسے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں تصرف کرنے کا حق حاصل ہے، انہوں نے درد ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

1 ـ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنی لونڈی آزاد کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہیں مانگی، جب ان کی باری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے گھر آئے تو انہوں نے عرض کیا:

" اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے محسوس نہیں کیا کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے ؟

رسول كريم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: كیا تم نے ایسا ہی كیا ہے ؟

میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض كیا: جی ہاں.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے یہ لونڈی اپنے ماموؤں كو دی ہوتی تو تمہیں اس كا زیادہ اجروثواب حاصل ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2592) صحیح مسلم حدیث نمبر (999).

امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اس میں عورت كے لیے خاوند كی اجازت كے بغیر اپنا مال اللہ كی راہ میں خرچ كرنے كا جواز پایا جاتا ہے "

- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان كرتے ہیں كہ عید الفطر كے دن نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے نماز پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا، جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو عورتوں كے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی تو آپ بلال رضی اللہ تعالی عنہ كے ہاتھ پر سہارا لیے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا كپڑا پھیلا ركھا تھا جس میں عورتیں صدقہ كا مال ڈال رہی تھیں "

اور ایك روایت میں ہے:

" تو عورتیں اپنا زیور صدقہ كرنے لگیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (978) صحیح مسلم حدیث نمبر (885).

اس حدیث میں عورت كا اپنے خاوند كے بغیر اپنا مال صدقہ كرنے كی دلیل پائی جاتی ہے " اھـ

امام نووی رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اس حدیث میں عورت كے لیے اپنے خاوند كی اجازت كے بغیر مال صدقہ كرنے كی دلیل پائی جاتی ہے، ہمارے اور جمہور علماء كے مسلك كے مطابق یہ عورت كے ایك تہائی مال پر متوقف نہیں.

امام مالك رحمہ اللہ كہتے ہیں كہ:

عورت كے لیے اپنے ایك تہائی مال سے زائد سے زیادہ جائز نہیں، بلكہ اس كے لیے اسے خاوند كی اجازت لینا ہوگی.

ہماری دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صدقہ کرنے والی عورتوں سے یہ دریافت نہیں کیا تھا کہ آیا انہوں نے اپنے خاوندوں سے اجازت لی ہے یا نہیں ؟

اور آیا کیا یہ ایك تہائی سے زائد ہے یا نہیں ؟ اگر اس سے حکم مختلف ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابیات سے ضرور دریافت فرماتے " انتہی

کچھ علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنے مال میں سے کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتی، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے استدلال کیا ہے:

" عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (6643) سنن ابو داود حدیث نمبر (3547) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جمہور علماء کرام نے اس حدیث کو ایسی کم عقل اور بےوقوف عورت پر محمول کیا ہے جو اپنے مال میں بہتر طریقہ سے تصرف نہ کر سکتی ہو، یا پھر اس میں عورت کا اپنے خاوند سے اجازت لینا مستحب ہے، واجب نہیں اور حس معاشرت میں بھی شامل ہوتا ہے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اکثر فقہاء کرام کے ہاں یہ خاوند سے حسن معاشرت معاشرت اس کا دل رکھنا ہے، لیکن اگر یہ عورت بےوقوف اور کم عقل ہو تو پھر اجازت لینا ہوگی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے عورتوں کو صدقہ کرنے کا کہا، تو عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں پھینك رہی تھیں جنہیں بلال رضی اللہ تعالی عنہ اپنی چادر میں ڈال رہے تھے، اور یہ عطیہ ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر تھا " اھـ

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث سے یہ بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ عورت کے لیے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اپنا مال عطیہ کرنا جائز نہیں چاہے عورت عقل و رشد والی بھی ہو، اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے:

لیث کہتے ہیں: یہ مطلقا جائز نہیں، نہ تو ایك تہائی مال میں اور نہ ہی اس سے کم میں، لیکن قلیل سی چیز میں جائز ہے.

طاؤوس اور امام مالك رحمہما اللہ کہتے ہیں: خاوند کی اجازت کے بغیر عورت اپنے ایك تہائی مال میں سے عطیہ کر

سکتی ہے، لیکن اس سے زائد میں اسے خاوند کی اجازت حاصل کرنا ہوگی.

اور جمہور علماء کرام کہتے ہیں کہ اگر کم عقل اور بےو قوف نہ ہو تو مطلق طور پر خاوند کی اجازت کے بغیر عورت کا عطیہ کرنا جائز ہے، لیکن اگر بےوقوف اور کم عقل ہو تو پھر جائز نہیں.

فتح الباری میں درج ہے: جمہور کے دلائل کتاب و سنت میں بہت زیادہ ہیں " اھـ

دیکھیں: نیل الاوطار (3 / 414).

اس بنا پر عورت کو اپنے مال میں سے کچھ صدقہ کرنے سے نہیں روکا جائیگا، چاہے ایسا کرنے میں خاوند راضی نہ بھی ہو تب بھی کریگی.

لیکن اس میں بہتر یہی ہے کہ وہ اپنے خاوند کا دل رکھنے کے لیے خاوند کی اجازت حاصل کرے، تا کہ خاوند کے دل میں بیوی کے بارہ میں غلط تصرف کا گمان نہ پیدا ہو، اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ نیکی و احسان اور خیر و بھلائی اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوك کرنے میں بیوی کے لیے مانع نہ بنے.

مزید آپ سوال نمبر (21684) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .